Fikr-o-Nasar (Islamabad) 31:3 (1994)

# روح الوردہ

## (منظوم اردو ترجمہ قصیدہ بردہ شریف)

وسیم الحسن

الحمد لله منشئی الخلق من عدم
ثم الصلوة علی المختار فی القدم
مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حمد اس رب کی عدم کو جس نے بخشا ہے وجود
بعدہ بھیجوں میں سرکار دو عالم پر درود
اے خدا برسے ہمیشہ ابر رحمت بے شمار
اس حبیب پاک پر جس کا مکرم ہے وجود

امن تذکر جیران بذی سلم
مزجت دمعا جری من مقلة بدم
ام هبت الریح من تلقاء کاظمة
و اومض البرق فی الظلماء من اضم
فما لعینیک ان قلت اکففا همتا
وما لقلبک ان قلت استفق یهم
ایحسب الصب ان الحب منکتم
مابین منسجم منه ومضطرم
لولا الهوی لم ترق دمعا علی طلل
ولا ارقت لذکر البان والعلم
فکیف تنکر صبا بعد ما شهدت
به علیک عدول الدمع والسقم

ذی سلم کے دوستوں کی یاد میں مرد عقیل
خون کے آنسو رواں کیوں مثل موج سلسبیل
کاظمہ سے لے کے آئی ہے صبا کوئی پیام
یا اندھیرے میں چمکتی ہے اضم پر اک شعیل
کیوں نہیں رکتی ہیں آنکھیں روکنے سے بار بار
کیا نہیں ہے ہوش میں آنے کی اب دل کے سبیل
کیا سمجھتا ہے کہ راز عشق چھپ جائے ترا
چشم نم اور قلب مضطر کو نہیں صبر جمیل
سوز الفت گر نہیں روتا ہے ویرانوں پہ کیوں
بھر گئی بان وعلم کے ذکر سے آنکھوں کی جھیل
عشق سے انکار ناممکن کہ ہیں تیرے گواہ
چشم پرنم زردی رخ اور بیماری طویل

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

واثبت الوجد خطی عبرة وضنیً
مثل البهار علی خدیک والعنم
نعم سری طیف من اهوی فأرقنی
والحب یعترض اللذات بالالم
یا لائمی فی الهوی العذری معذرة
منی الیک ولو انصفت لم تلم
عدتک حالی لاسری بمستتر
عنی الوشاة ولادائی بمنحسم
محضتنی النصح لکن لست اسمعه
ان المحب عن العذال فی صمم
انی اتهمت نصیح الشیب فی عذلی
والشیب ابعد فی نصح عن التهم
فان امارتی بالسوء ما اتعظت
من جهلها بنذیر الشیب والهرم
ولا أعدت من الفعل الجمیل قری
ضیف الم براسی غیر محتشم
لو کنت اعلم انی ما اوقره
کتمت سرا بدالی منه بالکتم
من لی برد جماح من غوایتها
کما یرد جماح الخیل باللجم
فلا ترم بالمعاصی کسر شهوتها
ان الطعام یقوی شهوة النهم
والنفس کالطفل ان تهمله شب علی
حب الرضاع وان تفطمه ینفطم

زرد رخساروں پہ اشک و لاغری کی دو لکیر
جیسے مرجھائی ہوئی شاخوں پہ گل مثل ذویل (۱)
ہاں خیالوں میں رہی شب بھر مرے تصویر یار
درمیان لذت و غم ہے محبت اک فصیل
عشق میں معذور ہوں مجھ کو ملامت اب نہ کر
معذرت میری قوی ہے گر ہو انصاف قلیل
ہو چکی اغیار پر حالت مری ناصح عیاں
چھوڑ دے للہ ناصح ہے یہ بیماری وصیل (۲)
میں سنوں تیری نصیحت ہے یہ ناممکن فضول
گوش عاشق کیلئے ناصح نصیحت ہے ثقیل
عشق میں مشفق بڑھاپے کی نہ مانی میں نے بات
گرچہ تھی اسکی نصیحت دور از مکر و دغیل (۳)
تھی بڑھاپے کی نصیحت لائق صد احترام
ترک عصیاں پر نہ مائل ہو سکا نفس حیل
سر پہ بھی آثار پیری ہو گئے ظاہر مگر
نفس نے عصیاں سے بچنے کی نہ کی کوئی سبیل
ہے گراں مہمان کی خاطر سمجھ لیتا اگر
میں بڑھاپے کی سفیدی پر چڑھاتا رنگ نیل
کون ہے جو نفس امارہ کو پہنائے لگام
باز آئے سرکشی سے اور ہو جائے ذلیل (۴)
خواہشات نفس کو عصیاں سے مت بیگانہ کر
ہوتی ہے بسیار خوری سے کہیں شہوت ضئیل (۵)
گر نہ روکو گے تو چھوڑے گا نہ ہرگز خواہشات
نفس ہے عادات میں طفل رضاعی کے مثیل

(۱) خشک گھاس (۲) ہمیشہ رہنے والی (۳) تہمت اور فریب (۴) روندا ہوا (۵) کمزور

فاصرف هواها وحاذر ان توليه
ان الهوى ماتولى يصم او يصم
وراعها وهي في الاعمال سائمة
وان هي استحلت المرعى فلا تسم
كم حسنت لذة للمرء قاتلة
من حيث لم يدر ان السم في الدسم
واخش الدسائس من جوع ومن شبع
فرب مخمصة شر من التخم
واستغفر الدمع من عين قد امتلات
من المحارم والزم حمية الندم
وخالف النفس والشيطان واعصهما
وان هما محضاك النصح فاتهم
ولا تطع منهما خصما ولا حكما
فانت تعرف كيد الخصم و الحكم
استغفر الله من قول بلا عمل
لقد نسبت به نسلاً لذى عقم
امرتک الخير لکن مائتمرت به
وما استقمت فما قولی لک استقم
ولا تزودت قبل الموت نافلة
ولم اصل سوى فرض ولم اصم
ظلمت سنة من احيى الظلام الى
ان اشتكت قدماه الضر من ورم
وشد من سغب احشاءه وطوى
تحت الحجارة كشحا مترف الادم

روک لو لذات کو حاوی نہ ہو نفس لئیم
تا نہ پہونچائے تمہیں زک آپ ہو جائے ذلیل
کر حفاظت نفس کی اعمال اگر صالح کرے
باز رکھ اس کو اگر لذت اٹھائے یہ رذیل
بارہا اس نے کھلائی زہر آلودہ غذا
لذت قاتل کو اس نے کر دکھایا ہے نزیل (۱)
آفتوں سے بھوک اور سیری کی ڈرنا چاہئے
سیر شکمی سے زیادہ بھوک ہوتی ہے مزیل (۲)
آنسوؤں سے یہ گنہ آلودہ آنکھیں پاک کر
شرم وغیرت اور ندامت کی رہے آنکھوں میں سیل
کر ہمیشہ نفس اور شیطان کی خواہش کے خلاف
یہ اگر نیکی کو فرمائیں سمجھ ان کو خصیل (۳)
ہوں وہ حاکم یا عدو ہرگز نہ مانو ان کی بات
جانتے ہو مکر ان کا ہو نہیں سکتے خلیل (۴)
توبہ کرتا ہوں میں قول بے عمل سے بار بار
بانجھ عورت کی طرف بچے کی نسبت مستحیل (۵)
دوسروں کو کی نصیحت خود مگر بچتے رہے
کیا اثر ہو اس نصیحت کا فقط ہے قال و قیل
آخرت کا توشہ ازقسم نفل کچھ بھی نہیں
فرض روزے اور نمازیں ہیں بمقدار قلیل
سنتیں اس ذات اقدس کی سدا چھوڑے رہا
ہوتے تھے راتوں عبادت میں قدم جس کے عبیل (۶)
بھوک اور فاقے کی شدت کے سبب جس ذات نے
پتھروں سے بھر لیا جوف شکم مثل اخیل (۷)

(۱) بابرکت کھانا (۲) بیقرار کرنیوالی (۳) ہارا ہوا جواری (۴) خالص دوست (۵) بیہودہ بکواس (۶) ورم آئے ہوئے (موٹے) (۷) ملائم غذا

وراودته الجبال الشم من ذهب
عن نفسه فاراها ایماشمم
واكدت زهده فيها ضرورته
ان الضرورة لا تعدو على العصم
وكيف تدعو الى الدنيا ضرورة من
لولاه لم تخرج الدنيا من العدم
محمد سيد الكونين و الثقلين
والفريقين من عرب و من عجم
نبينا الآمر الناهي فلا احد
ابر في قول لامنه ولا نعم
هو الحبيب الذى ترجى شفاعته
لكل هول من الاهوال مقتحم
دعا الى الله فالمستمسكون به
مستمسكون بحبل غير منفصم
فاق النبيين في خلق و في خلق
ولم يدانوه في علم ولا كرم
وكلهم من رسول الله ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الديم
و واقفون لديه عند حدهم
من نقطة العلم او من شكلة الحكم
فهو الذى تم معناه و صورته
ثم اصطفاه حبيبا بارى النسم
منزه عن شريك في محاسنه
فجوهر الحسن فيه غير منقسم

دولت و ثروت نے اپنی سمت جب مائل کیا
عظمت کردار نے مانا فقط برگ نخیل
ہر ضرورت زہد و تقوی کو بڑھاتی ہی رہی
کوہ عصمت کیلئے کیا چیز تھے خواہش کے بیل (۱)
کیسے دنیا کی ضرورت اس کو مائل کر سکے
اپنے ہونے کیلئے ہی جس کی دنیا ہے معیل (۲)
ہیں محمد سید کونین شاہ جن و انس
کیا عجم ہو کیا عرب کوئی نہیں ان کا عدیل (۳)
آمر و ناہی نہ تھا اپنے نبی جیسا کوئی
ایسا سچا ان سے پہلے اور نہ اب ان کا مثیل
وہ حبیب ایسے کہ ہے ان سے شفاعت کی امید
عالم وحشت میں اسی ذات عالی ہے وسیل (۴)
ایسے داعی جس نے ان کی دعوت حق کی قبول
اس نے گویا تھام لی ہاتھوں میں مستحکم جدیل (۵)
انبیاء میں سب سے برتر صورت و سیرت میں وہ
علم اور جود وکرم میں کون ہے ان کا عدیل
ہیں تمامی انبیاء طالب رسول اللہ سے
ایک چلو بحر رحمت سے یا چند قطروں کی سیل
انبیاء چاروں طرف اپنی حدوں میں ہیں کھڑے
ہوں نقاط الفاظ میں اعراب جیسے مستطیل
ہیں کمالات آپ کی ذات گرامی میں تمام
اس لئے رب نے بنایا اپنا محبوب و خلیل
پاک ہیں جملہ محاسن میں کسی شرکت سے آپ
جوہر حسن محمد ؐ میں نہیں کوئی عمیل (۶)

(۱) کدال پھاوڑے (۲) محتاج (۳) ہم مرتبہ (۴) وسیلہ (۵) رسی (۶) شریک

دع ما ادعته النصارى فی نبیهم
واحکم بماشئت مدحا فیه واحتکم
فانسب الی ذاته ماشئت من شرف
وانسب الی قدره ماشئت من عظم
فان فضل رسول الله لیس له
حد فیعرب عنه ناطق بفم
لو ناسبت قدره آیاته عظما
احیی اسمه حین یدعی دارس الرمم
لم یمتحنا بما تعی العقول له
حرصا علینا فلم نرتب ولم نهم
اعیی الورى فهم معناه فلیس یرى
للقرب والبعد فیه غیر منفحم
کا لشمس تظهر للعینین من بعد
صغیرة وتکل الطرف من امم
وکیف یدرک فی الدنیا حقیقته
قوم نیام تسلوا عنه بالحلم
فمبلغ العلم فیه انه بشر
وانه خیر خلق الله کلهم
وکل آی اتی الرسل الکرام بها
فانما اتصلت من نوره بهم
فانه شمس فضل هم کواکبها
یظهرن انوارها للناس فی الظلم
حتی اذا طلعت فی الکون عم هد
ها العلمین واحیت سائر الامم

جو نصاری نے کہا اپنے نبی کو، اس کو چھوڑ
ماسوی اس بات کے میدان مدحت ہے کھیل (۱)
ذات اقدس کی طرف ہر شرف کو منسوب کر
قدر و عظمت کی وہاں نسبتیں ہوں گی قلیل
آپ کے تو فضل و عظمت کی کوئی حد ہی نہیں
بولنے والا بیاں کرتا رہے جتنا طویل
زندہ ہو جاتیں پرانی ہڈیاں بھی ذکر سے
قدر و عظمت شان احمد ؐ سے اگر ہوتی عدیل
آزمائش میں نہ ڈالا تا نہ عاجز عقل ہو
مہر و شفقت سے نہ پائی شک وحیرت نے سبیل
سر باطن کی حقیقت فہم سے بھی ماوری
باکمال ہر دور کے مانا کئے خود کو رجیل (۲)
دور سے چھوٹا سا لگتا ہے مگر ممکن نہیں
پاس آ جائے تو سورج سے نہ ہوں آنکھیں کلیل (۳)
خواب سے جس قوم نے پائی تسلی اور قرار
کیسے کر سکتی ہے ادراک حقیقت وہ فلیل (۴)
جملہ مخلوقات میں سب سے مکرم آپ ہیں
ہیں بشر اور اس سے آگے ختم ہے علم حصیل
معجزے سب انبیاء سے جس قدر ظاہر ہوئے
اتصال نور احمد ؐ ہی رہا سب میں زویل (۵)
فضل میں ہیں آپ سورج اور ستارے انبیاء
ظلمتوں میں چاند تارے جس سے دکھلائیں سبیل
جب سے دنیا میں ہوا سورج رسالت کا طلوع
پا گئیں اقوام عالم زندگانی کی سبیل

(۱) وسیع (۲) عاجز، پستہ قد (۳) تھکی ہوئی (۴) جماعت گروہ (۵) متحرک

اکرم بخلق نبی زانه خلق
بالحسن مشتمل بالبشر متسم
کالزهر فی ترف والبدر فی شرف
والبحر فی کرم والدهر فی همم
کانه وهو فرد من جلالته
فی عسکر حین تلقاة وفی حشم
کانما اللولو المکنون فی صدف
من معدنی منطق منه و مبتسم
لا طیب یعدل تربا ضم اعظمه
طوبی لمنتشق منه و ملتثم
ابان مولده عن طیب عنصره
یا طیب مبتدا منه و مختتم
یوم تفرس فیه الفرس انهم
قد انذروا بحلول البوئس والنقم
وبات ایوان کسری وهو منصدع
کشمل اصحاب کسری غیر ملتئم
والنار خامدة الانفاس من اسف
علیه والنهر ساهی العین من سدم
وساء ساوة ان غاضت بحیرتها
ورد واردها بالغیظ حین ظمی
کان بالنار ما بالماء من بلل
حزنا و بالماء ما بالنار من ضرم
والجن تهتف والانوار ساطعة
والحق یظهر من معنی و من کلم

حسن سیرت سے مزین کیسی اچھی شکل ہے
خندہ پیشانی سے ہے موصوف یہ حسن شکیل
تازگی میں غنچہ تر شرف میں ماہ تمام
ہیں سخاوت میں سمندر عزم ہمت میں اصیل
ہے جلالت شان احمدؐ کی کہ تنہا ہوں مگر
ایسے لگتے ہیں کہ خدام و حشم کا ایک جیل (۱)
سیپ میں موتی ہیں گویا دہن میں دندان پاک
معدن نطق و تبسم میں ہیں پوشیدہ حسیل (۲)
کیا مبارک ہیں جو سونگھیں اور بوسہ دیں اسے
کون خوشبو ہے جو خاک قبر احمدؐ کے سویل (۳)
آپ کے دور ولادت نے یہ ظاہر کر دیا
ہے مبارک ابتداء اور انتہا ہے بے عدیل (۴)
مل گئی جب اہل فارس کو ولادت کی خبر
رنج و غم اور خوف ودہشت سے ہوئے مثل ذویل (۵)
قصر کسری شق ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
منتشر کسری کے ساتھی ہو گئے مثل نسیل (۶)
خوف سے آتشکدہ بھی آپ ٹھنڈا ہو گیا
نہر بھی چشموں کو بھولی ہو گئی جیسے قضیل (۷)
نہر ساوہ خشک تھی اور اہل ساوہ خشمگیں
آئے تھے پانی کی خواہش میں مگر لوٹے وہ غلیل (۸)
شدت حزن و تاسف نے کیا پانی کو خاک
ہو گئی رنج و الم سے آتش فارس بلیل (۹)
نور حق ظاہر ہوا جنات چلانے لگے
ہو گئے انوار سبحانی سے روشن سنگ و میل

---

(۱) گروہ (۲) گوہر خزانہ (۳) برابر (۴) بے نظیر (۵) سوکھی گھاس (۶) گرے ہوئے بال و پر (۷) خشک تنگ گھاٹی (۸) پیاسہ (۹) ٹھنڈی

عموا و صموا فاعلان البشائر لم
تسمع وبارقة الانذار لم تشم

من بعد ما اخبر الاقوام كاهنهم
بأن دينهم المعوج لم يقم

وبعد ما عاينوا فی الافق من شهب
منقضة وفق ما فی الارض من صنم

حتى غدا عن طريق الوحی منهزم
من الشياطين يقفوا اثر منهزم

كانهم هربا ابطال ابرهة
او عسكر بالحصى من راحيته رمی

نبذا به بعد تسبيح ببطنهما
نبذ المسبح من احشاء ملتقم

جاءت لدعوته الاشجار ساجدة
تمشى اليه على ساق بلا قدم

كانما سطرت سطرا لما كتبت
فروعها من بديع الخط فی اللقم

مثل الغمامة انی سار سائرة
تقيه حروطيس للهجير حمی

اقسمت بالقمر المنشق ان له
من قلبه نسبة مبرورة القسم

وما حوى الغار من خير و من كرم
وكل طرف من الكفار عنه عمی

فالصدق فی الغار و الصديق لم يرما
وهم يقولون ما بالغار من ارم

ہو گئے بہرے کہ اعلان بشارت سن سکیں
دب گیا رنج و الم میں خطرہ برق میل (۱)

ان کے کاہن دب چکے تھے ان کو یہ خبریں کہ اب
دین حق کے سامنے ادیان باطل ہیں ذلیل

دیکھتے تھے بت کدوں میں سرنگوں ہوتے صنم
آسماں سے ٹوٹتے تاروں کو بھی مثل شعیل (۲)

نور حق کے راستے سے بھاگ اٹھے شیطان سبھی
اک کے پیچھے ایک بھاگا جیسے ہو انبوہ دیل (۳)

بھاگنے میں ابرہہ کی فوج کے مانند تھے
یا وہ لشکر جو ہوا تھا سنگریزوں سے وکیل (۴)

کنکروں کو نام حق لے کر جو پھینکا آپ نے
جیسے اک مچھلی سمندر کی اگل ڈالے رسیل (۵)

آپ کی دعوت پر آ کر ہو گئے مسجود پیڑ
بے قدم دوڑے چلے آئے کہ ہوں سیل مسیل (۶)

لکھدی گویا مدحت شاہ امم اشجار نے
تھا عجب تحریر کی مانند اک خط طویل

ایسے آئے جیسے بادل چلتا تھا سایہ فگن
تانہ پہونچے دھوپ اور گرمی کی زحمت بھی قلیل

آپ کے قلب مبارک سے ہے وہ نسبت ضرور
چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی قسم یہ ہے دلیل

غار میں موجود تھے خیر و کرم دونوں مگر
ہو گئے اندھے کہ پا سکتے نہ تھے نور و خلیل

غار میں تھے صدق اور صدیق نکلے ہی نہ تھے
اور سمجھ بیٹھے وہ کافر یہ نہیں جائے مقیل (۷)

---

(۱) بجلی کی خوفناک چمک (۲) چنگاری (۳) گیدڑ (۴) روندا ہوا (۵) پیغمبر (۶) نشیب کی طرف بہتا ہوا پانی (۷) آرام کی جگہ

ظنوا الحمام وظنوا العنكبوت على
خير البرية لم تنسج و لم تحم
وقاية الله اغنت عن مضاعفة
من الدروع و عن عال من الاطم
ما سامني الدهر ضيما واستجرت له
الا ونلت جوارا عنه لم يضم
ولا التمست غنى الدارين من يده
الا استلمت الندى من خير مستلم
لا تنكر الوحى من رؤياه ان له
قلبا اذا نامت العينان لم ينم
وذاک حين بلوغ من نبوته
فليس ينكر فيه حال محتلم
تبارک الله ما وحى بمكتسب
ولا نبى على غيب بمتهم
آياته الغر لا يخفى على احد
بدونها العدل بين الناس لم يقم
كم ابرات وصبا باللمس راحته
و اطلقت اربا من ربقة اللمم
و احيت السنة الشهباء دعوته
حتى حكت غرة فى الاعصر الدهم
بعارض جاد او خلت البطاح بها
سيبا من اليم اوسيلا من العرم
دعنى و وصفى آيات له ظهرت
ظهور نار القرى ليلا على عرم

غار پر مکڑی کا جالا اور کبوتر کا قیام
کیسے ہوں خیر الامم اس میں یہ سمجھے مستحیل (۱)
تھی زرہ کی یا قلعہ کی کیا ضرورت آپ کو
خود محافظ ہو گیا تھا رب رحمان و جلیل
جب ستایا دہر نے ان سے طلب کر لی پناہ
مل گئی ان کی رفاقت چھٹ گئے اندوہ و غیل (۲)
دولت دارین مانگی مل گئی بے کیف و کم
بخشش و جود و عطا میں کون ہے ان کا مثیل
کرتے ہو انکار کیوں خواب محمد ہیں وحی
جاگتا تھا قلب گو سوتی تھیں چشمان کحیل (۳)
کامل و اکمل تھے اپنی ذات میں بعثت کے وقت
کیسے ہو انکار ان خوابوں کا جو دیکھے عقیل
کسب سے حاصل وحی ہو کیا یہ ممکن ہے کہیں
غیب کی باتوں میں کیسے متہم ہوگا رسیل
آپ کی روشن نشانی کس سے مخفی ہیں بتا
کیسے قائم ہو بغیر ان کے جہاں میں عدل وکیل (۴)
بارہا امراض گونا گوں نے پائی ہے شفا
چھو دیا گر دست رحمت نے شفا پائے علیل
خشک سالوں کی سفیدی ہو گئی سر سبز و شاد
آپ کی برکت سے قحط وغم ہوئے غرقاب نیل
ایسا برسا ابر رحمت جیسے طغیانی میں ہوں
بحر کی مانند جاری کوہساروں میں غویل (۵)
معجزے روشن میں ایسے مجھ کو کرنے دو بیاں
کوہ پر شب میں نمایاں جیسے دعوت کے فتیل (۶)

(۱) بے وقوف (۲) فکر وغم (۳) سرمہ گیں (۴) انصاف وتوازن (۵) ندی نالے (۶) چراغ

فالدر یزداد حسنا وھو منتظم
ولیس ینقص قدرا غیر منتظم

فما تطاول آمال المدیح الی
مافیہ من کرم الاخلاق والشیم

آیات حق من الرحمن محدثۃ
قدیمۃ صفۃ الموصوف بالقدم

لم تقترن بزمان وحی تخبرنا
عن المعاد و عن عاد و عن ارم

دامت لدینا ففاقت کل معجزۃ
من النبیین اذجائت ولم تدم

محکمات فما تبقین عن شبہ
لذی شقاق ولا تبغین من حکم

ماحوربت قط الاعاد من حرب
اعدی الاعادی الیھا ملقی السلم

ردت بلاغتھا دعوی معارضھا
رد الغیور ید الجانی عن الحرم

لھا معان کموج البحر فی مدد
وفوق جوھرہ فی الحسن والقیم

فما تعد ولا تحصی عجائبھا
ولا تسام علی الاکثار بالسام

قرت بھا عین قاریھا فقلت لہ
لقد ظفرت بحبل اللہ فاعتصم

ان تتلھا خیفۃ من حر نار لظی
اطفات حر لظی من وردھا الشبم

موتیوں کی قدر و قیمت میں کمی ہوتی نہیں
اک لڑی میں پروکے لیکن حسن ہوتا ہے کمیل (۱)

آپکے اخلاق و سیرت کو بیاں کیا کر سکے
فہم اور ادراک سے بھی جنکے عاجز ہو عقیل

گو کلام اللہ کی آیات حادث ہیں مگر
اصل اور معنا قدامت ہے علم بے دلیل

گو زمانے سے نہیں وابستہ دیتی ہیں خبر
آخرت کے ساتھ ہی عاد و ارم بھی محتویل (۲)

انبیاء کے معجزے وقتی مگر یہ جاوداں
اسلئے فائق ہے سب پر سب سے بڑھکر ہے نبیل (۳)

برتر لا شک و شبہ ہیں اس کی محکم آیتیں
حکم ہیں خود حاکم و منصف ہیں انکے ہی معیل (۴)

جو لڑا آیات قرآنی سے خود عاجز ہوا
ڈال لی اپنے گلے میں اس نے طاعت کی جدیل (۵)

ہر مخالف کو بلاغت ایسا دیتی ہے نکال
جیسے غیرت مند کے گھر سے نکل بھاگے رذیل

وسعت مفہوم ان کا بحر کی مانند وسیع
قدروقیمت میں وہ گوہر سے زیادہ ہیں اصیل (۶)

اسکے ہیں اوصاف بے حد اور عجائب بے شمار
جس قدر چاہو نکالو اس میں ہیں گوہر بتیل (۷)

اسکا پڑھنا نور ہے آنکھوں کا دل کا ہے سرور
جب کہا قاری کو پائی تو نے مستحکم جدیل

آتش دوزخ کے ڈر سے گر پڑھو قرآن پاک
ہو یقیناً نار دوزخ اس کی برکت سے بلیل

---

(۱) کامل (۲) گھیرے ہوئے (۳) بزرگی وفضل و شرافت والا (۴) محتاج (۵) رسی (۶) محکم ٹھوس (۷) چھپے ہوئے

كانها الحوض تبيض الوجود به
من العصاة وقد جاءوه كالحمم
و كالصراط و كالميزان معدلة
فالقسط من غيرها فى الناس لم يقم
لا تعجبن لحسود راح ينكرها
تجاهلا وهو عين الحاذق الفهم
قد تنكر العين ضوء الشمس من رمد
وينكر الفم طعم الماء من سقم
يا خير من يهم العافون ساحته
سعيا وفوق متون الاينق الرسم
ومن هوالاية الكبرى لمعتبر
ومن هو النعمة العظمى لمغتنم
سريت من حرم ليلا الى حرم
كما سرى البدر فى داج من الظلم
وبت ترقى الى ان نلت منزلة
من قاب قوسين لم تدرك ولم ترم
و قدمتك جميع الانبياء بها
والرسل تقديم مخدوم على خدم
و انت تخترق السبع الطباق بهم
فى موكب كنت فيه صاحب العلم
حتى اذا لم تدع شاؤا لمستبق
من الدنو ولامرقى لمستنم
خفضت كل مقام بالاضافة اذ
نوديت بالرفع مثل المفرد العلم

آب کوثر کی طرح چہروں کو نورانی کریں
گو معاصی سے ہوا ہو چہرہ عاصی جمیل (۱)
اس جہاں میں وہ صراط حق ہیں اور میزان عدل
کیا یہاں ممکن ہے عدل و حق نہ ہوں گر یہ فصیل (۲)
فہم اور ادراک کے ہوتے بھی گر حاسد کوئی
ہو اگر قرآن کا منکر سمجھ لو ہے جہیل (۳)
کرتی ہے انکار نور شمس کا بیمار آنکھ
بدمزہ پانی کو اکثر جیسے کہتا ہے علیل
اے وہ بہتر ہیں ترے دربار کے سائل تمام
پا پیادہ اور سوار آتے ہیں ہر سو سے ثقیل (۴)
اے کہ تیری ذات ہے انعام رب ذوالجلال
اہل عقل و فہم کے نزدیک آیات نزیل (۵)
رات کی تاریکیوں میں مثل سیر ماہ تاب
سیر کی کعبہ سے اقصی تک معیّ جبرئیل
اتصال و قرب کی وہ منزلیں طے کر گئے
جس جگہ فہم و تخیل بھی نہ کر پائے زویل (۶)
پیشوائی کی سبھی نبیوں رسولوں کی وہاں
جیسے ہوں خدام پیچھے آگے سردار قلیل
طے کئے ہفت آسماں اس شان سے معراج میں
آپ قائد تھے ملائک اور رسل مثل رمیل (۷)
قرب کی منزل نہ چھوڑی نہ بلندی کا مقام
آپ کی سبقت سے پیچھے رہ گئے سارے رعیل (۸)
ہر مقام اوج و رفعت پست سے پست ہو گیا
سامنے اس قرب حق کے خم جبین جبرئیل

(۱) بدصورت (۲) فیصلہ کرنیوالی (۳) جاہل (۴) مسافر (۵) مبارک نشانیاں (۶) حرکت (۷) پچھلے ساتھی (۸) آگے رہنے والے

كيما تفوز بوصل اى مستتر
عن العيون و سر اى مكتتم
فحزت كل فخار غير مشترك
و جزت كل مقام غير مزدحم
و جل مقدار ماوليت من رتب
وعز ادراك ما اوليت من نعم
بشرى لنا معشر الاسلام ان لنا
من العناية ركنا غير منهدم
لما دعى الله داعينا لطاعته
باكرم الرسل كنا اكرم الامم
راعت قلوب العدى انباء بعثته
كنباة اجفلت غفلا من الغنم
ما زال يلقاهم فى كل معترك
حتى حكوا بالقنا لحما على وضم
ودوا الفرار فكادوا يغبطون به
اشلاء شالت مع العقبان والرخم
تمضى الليالى ولا يدرون عدتها
مالم تكن من ليالى الاشهر الحرم
كانما الدين ضيف حل ساحتهم
بكل قرم الى لحم العدى قرم
يجر بحر خميس فوق سابحة
ترمى بموج من الابطال ملتطم
من كل منتدب لله محتسب
يسطو بمستاصل للكفر مصطلم

تاکہ اسرار صفات و ذات حاصل ہو سکیں
جان لیں خود سرگیں آنکھیں حدیث رازمیل (۱)
بے مزاحم کل مقام فضل حاصل کر لئے
ذات احمد ہو گئی جملہ مفاخر میں جلیل
مرتبے جو آپ نے پائے عظیم الشان ہیں
نعمتیں جو دی گئیں ہیں دور از حد کیل (۲)
اے مسلمانوں کی جمعیت مبارک ہو تمہیں
مل گیا ہے اک سہارا دونوں عالم میں نعیل
حضرت حق نے کہا ہے آپ کو اکرم رسل
امتوں میں ہو گئے ہم سب سے اشرف اور اثیل (۳)
آپ کی بعثت سے دل یوں دشمنوں کے ڈر گئے
جیسے غافل بھیڑ شور و غل سے ہو جائے مہیل (۴)
دشمنان دیں کی حالت جنگ کے میدان میں
جیسے ٹکڑے گوشت کو کر دے قصائی کی نصیل (۵)
رشک کرتے بھاگتے تھے ان پرندوں پر کہ جو
اڑ رہے تھے آسمانوں میں لئے پنجوں میں غیل (۶)
بیت جاتیں مدتیں گو' بھول جاتے تھے مگر
گنتے رہتے وہ مہینے جنگ نہ تھی جن میں جلیل (۷)
دین ان کے گھر آیا ایسے مہماں کی طرح
دشمنوں کے لحم ودم سے جس کو ہو رغبت جزیل (۸)
تیز رو گھوڑوں کا لشکر مثل سیل بے پناہ
ہر خس و خاشاک کو جیسے بہا لے جائے مسیل (۹)
اجر کی امید میں ہر داعی حق بے گماں
چاہتا تھا کفر و باطل ہوں زمانے میں ذلیل

---

(۱) انتہائے قرب کی لذت (۲) پیمائش (۳) اعلی برتر (۴) خوفزدہ (۵) کلہاڑی (۶) گوشت کے ٹکڑے (۷) جائز (۸) بہت زیادہ (۹) پانی کا بہاؤ

حتی غدت ملة الاسلام وھی بھم
من بعد غربتھا موصولة الرحم

مکفولة ابدا منھم بخیر اب
وخیر بعل فلم تیتم ولم تئم

ھم الجبال فسل عنھم مصادمھم
ماذا رای منھم فی کل مصطدم

وسل حنینا وسل بدرا وسل احدا
فصول حتف لھم ادھی من الوضم

المصدری البیض حمرا بعد ما وردت
من العدی من کل مسود من اللمم

والکاتبین بسمر الخط ما ترکت
اقلامھم حرف جسم غیر منعجم

شاکی السلاح لھم سیما تمیزھم
والورد یمتاز باالسیما من السلم

تھدی الیک ریاح النصر نشرھم
فتحسب الزھر فی الاکمام کل کمی

کانھم فی ظھور الخیل نبت ربا
من شدة الحزم لا من شدة الحزم

طارت قلوب العدی من باسھم فرقا
فما تفرق بین البھم والبھم

ومن تکن برسول الله نصرته
ان تلقه الاسد فی آجامھا تجم

ولن تری من ولی غیر منتصر
به ولا من عدو غیر منقصم

ان کی محنت سے ملیں امت کو ایسی راحتیں
بے کسی کے بعد مفلس کو ملے جیسے معیل (۱)

باپ کے ہوتے یتیمی کا بھلا کیا ہو خطر
بیوگی کا خوف کیا جبکہ ہو حاصل قبیل (۲)

کوہ کے مانند ہیں ثابت قدم میدان میں
ان کی شان عزم و ہمت کے مقابل ہیں حویل (۳)

پوچھ لے بدر وحنین واحد سے حالت ذرا
موت کی یلغار سے دشمن ہوئے کیسے ذلیل

خون سے رنگین ہو جاتی تھیں تلواریں تمام
ہاں چمکتی تھی سفیدی جبکہ ہوں نزد نصیل (۴)

ان کے نیزوں نے قلم کی طرح لکھ ڈالی شکست
دشمنوں کے جسم چھلنی کر گئی تیغ اصیل

تھے مسلح گو مگر رخ پر نمایاں تھے نشان
تھے صحابہ برگ و گل کی طرح دشمن مثل غیل (۵)

ہر مجاہد غنچہ و گل کی طرح معلوم ہو
فتح و نصرت سے معطر ہو کے جب آئے شمیل (۶)

گھڑ سوار ایسے نہ دنیا میں ہوا ان کا جواب
کوہساروں پر اگا ہو جیسے شمشاد طویل

خوف سے دل دشمنوں کے ہو گئے یوں بد حواس
سور ماوں اور بھیڑوں سے تھے وہ یکساں میل

جس کو ہو جائے مدد حاصل رسول اللہ کی
شیر بھی جنگل میں گر دیکھے تو ہو جائے ذلیل (۷)

کیسے ہو محروم نصرت آپ کا ہمدم کبھی
آپ کا دشمن ہمیشہ ہو گا محتاج و ذلیل

---

(۱) عیالدار کنبہ (۲) شوہر (۳) گواہ (۴) سر کا بالائی حصہ (۵) خاردار جھاڑی (۶) باد شمال (۷) غلام

احل امته فی حرز ملته
کاللیث حل مع الاشبال فی اجم
کم جدلت کلمات اللہ من جدل
فیه وکم خصم البرهان من خصم
کفاک بالعلم فی الامی معجزة
فی الجاهلیة والتادیب فی الیتم
خدمته بمدیح استقیل به
ذنوب عمر مضی فی الشعر والخدم
اذ قلدانی ما تخشی عواقبه
کاننی بهما هدی من النعم
اطعت غی الصبا فی الحالتین وما
حصلت الا علی الاثام والندم
فیا خسارة نفس فی تجارتها
لم تشتر الدین بالدنیا ولم تسم
ومن یبع آجلا منه بعاجله
یبن له الغبن فی بیع وفی سلم
ان آت ذنبا فما عهدی بمنتقض
من النبی ولا حبلی بمنصرم
فان لی ذمة منه بتسمیتی
محمدا وهو اوفی الخلق بالذمم
ان لم تکن فی معادی آخذا بیدی
فضلا والا فقل یازلة القدم
حاشاه ان یحرم الراجی مکارمه
او یرجع الجار منه غیر محترم

دین کے قلعے میں امت کو کیا محفوظ یوں
شیر ہو جنگل میں جیسے اپنے بچوں کا کفیل
بارہا دشمن کو رسوا کر دیا قرآن نے
بار ہا دشمن پہ غالب ہو گئی حق کی دلیل
ایک امی کامل علم اک یتیم اور بادب
اس سے بڑھ کر معجزہ کیا ہو نہ سمجھے گر بخیل
مدح شاہ دو جہاں کرتا ہوں بہر معذرت
تاکہ ہو پچھلے گناہوں کی معافی کی سبیل
طوق ہے گردن میں اور انجام سے ہوں بے خبر
جیسے قربانی کے چوپائے کی جنگل میں کلیل (۱)
اس شغل میں کچھ نہ پایا جز ندامت اور گناہ
عمر گذری گمرہی اور جہل کا رہتے دبیل
دین و عقبی کا نفع دنیا کے بدلے کھو دیا
اس تجارت میں خسارہ میں رہا نفس خسیل
جس نے دین و آخرت کھو کر کمایا مال و زر
اس تجارت میں منافع کا نہیں پاتا سجیل (۲)
گو میں عاصی ہوں مگر توڑا نہ پیاں آپ سے
ہاتھ سے چھوڑی نہ حبل دین و ایمان و رسیل
ہوں میں ہم نام محمد ہے شفاعت حق مرا
آپ سا احقاق حق میں کون لاثانی بدیل (۳)
حشر میں بھی گر نہ پائی دستگیری آپ کی
ہو گی پھر میرے لئے کیا رستگاری کی سبیل
آپ کے فضل وعنایت سے ہے محرومی محال
نام لیوا آپ کا ہو آخرت میں کیوں ذلیل

---

(۱) اچھل کود، قافیہ کی ضرورت وجہ سے معروف پڑھا جائے (۲) حصہ (۳) سخی فیاض

ومنذ الزمت افكاری مدائحه
وجدته لخلاصی خیر ملتزم
ولن یفوت الغنی منه یدا تربت
ان الحیا ینبت الازهار فی الاکم
ولم ارد زهرة الدنیا التی اقتطفت
یدا زهیر بما اثنی علی هرم
یا اکرم الخلق مالی من الوذ به
سواک عند حلول الحادث العمم
ولن یضیق رسول الله جاهک بی
اذ الکریم تحلی باسم منتقم
فان من جودک الدنیا و ضرتها
ومن علومک علم اللوح والقلم
یا نفس لا تقنطی من زلة عظمت
ان الکبائر فی الغفران کاللمم
لعل رحمة ربی حین یقسمها
تاتی علی حسب العصیان فی القسم
یا رب فاجعل رجائی غیر منعکس
لدیک واجعل حسابی غیر منخرم
والطف بعبدک فی الدارین ان له
صبرا متی تدعه الاهوال ینهزم
وائذن لسحب صلوة منک دائمة
علی النبی بمنهل ومنسجم
والال والصحب ثم التابعین لهم
اهل التقی والنقی والحلم والکرم

جب سے لازم کر لی خود پر مدح ذات مصطفیٰ
پا گئی مجھ کو نجات اخروی کی اک سبیل
آپ کے در سے گدا خالی نہ لوٹا ہے کبھی
ابررحمت وشت و صحرا پر برابر ہے ظلیل (۱)
مال دنیا کی نہیں مجھ کو طلب مثل زہیر
جس نے کی مدح ہرم تا زندگی بھر وزیل (۲)
اے وہ بہتر کون ہے میرے لئے جائے پناہ
آپ کے در کے سوا کس در پہ جائے گا عویل (۳)
کم نہ ہو گا آپ کا رتبہ شفاعت سے مری
منتقم کی جب صفت میں جلوہ گر ہو گا جلیل
یہ جہاں اور اس کی نعمت آپ کا فیض وجود
علم میں ہے آپ کے لوح و قلم کی ہر دلیل
ہو نہ ہرگز نا امید اے نفس امارہ کبھی
بخشش و رحمت کے آگے سارے عصیاں میں قلیل
کیا تعجب ہے کہ جب ہو رحمت حق منقسم
میرے عصیاں کو بہا لے جائے سیل سلسبیل
اے خدا رحمت سے ہے امید وابستہ مری
ہو نہ ہرگز حشر میں شرمندہ یہ عبد ذلیل
اے خدا دونوں جہاں میں رحم اس عاصی پہ کر
مشکلوں پر صبر ہے اس کے لئے کار ثقیل
دے اجازت بادلوں کو تا ابد کرتے رہیں
احمد مختار پر انوار و رحمت کی ہلیل (۴)
آپ اطہر اور صحابہ تابعین اہل کرم
اور ان سب پر جو اہل حلم و تقوی و نبیل

---

(۱) سایہ فگن (۲) چاندی کے ٹکڑے (۳) مدد کا طالب (۴) بارش

ثم الرضا عن ابی بکر و عن عمر
و عن عثمان و عن علی ذوی الکرم
ما رنحت عذبات البان ریح صبا
واطرب العیس حادی العیس بالنغم
فاغفر لنا شرها واغفر لقاریٔها
سالتک الخیر یا ذا الجود والکرم

اے خدا راضی ہو ابوبکر و عمر عثمان سے
اور علی سے بھی کہ ہیں اصحاب یہ سارے اصیل
تاحدی خواں اونٹ کو نغموں سے گرماتا رہے
ڈالیوں کو بان کی جب تک ہلاتی ہے شمیل
مغفرت قاری مصنف اور مترجم کی بھی ہو
خیر کا طالب ہوں تجھ سے انت لی نعم الوکیل